مستحبات وآداب غسل

غسل خانہ میں دخول وخروج کا طریقہ اور دعا:

سوال: غسل خانہ میں داخل ہونے اور اس سے نکلنے کا مسنون طریقہ کیا ہے اور اس وقت کونسی دعا مسنون ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ باسم ملھم الصواب

غسل خانہ میں بالعموم صفائی نہیں ہوتی، اس لئے بیت الخلا کی طرح غسل خانہ میں بھی داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں اندر رکھے اور نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں نکالے، غسل سے پہلے بسم اللہ پڑھنا مسنون ہے، مگر غسل خانہ میں داخل ہونے سے پہلے پڑھے اور فارغ ہونے کے بعد غسل خانہ سے باہر نکل کر وضو کے بعد والی دعا پڑھے، اگر غسل خانہ نہایت صاف ستھرا ہو اور اس کے اندر بیت الخلا نہ ہو تو اس میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت جو پاؤں چاہے پہلے رکھے اور بسم اللہ بھی غسل خانہ کے اندر کپڑے اتارنے سے پہلے پڑھے، اگر کوئی لنگی وغیرہ باندھ کر غسل کر رہا ہو تو کپڑے اتارنے کے بعد بسم اللہ پڑھے اور حالت غسل میں وضو کی دعائیں بھی پڑھ سکتا ہے۔

قال في العلائية: (وسننه) كسنن الوضوء سوى الترتيب، وآدابه كآدابه، وقال ابن عابدين رحمه اللّٰه تعالىٰ (قوله كسنن الوضوء) أي من البداءة بالنية والتسمية والسواك والتخليل والدلك والولاء الخ وأخذ ذلك في البحر من قوله ثم يتوضأ (قوله سوى الترتيب) أي المعهود في الوضوء، وإلا فالغسل له ترتيب اٰخر بينه المصنف بقوله بادئاً الخ ط عن أبي السعود، أقول: ويستثنى الدعاء أيضاً فإنه مكروه كما في نور الإيضاح (قوله وآدابه كآدابه) نص عليه في البدائع، قال الشرنبلالي: ويستحب أن لا يتكلم بكلام مطلقاً، أما كلام الناس فلكراهيته حال الكشف، وأما الدعاء فلأنه في مصب المستعمل ومحل الأقذار والأوحال آه، أقول: قد عد التسمية من سنن الغسل فيشكل على ماذكره، تأمل. (ردالمحتار: ۱۴۵/۵)(۱) فقط (احسن الفتاویٰ: ۳۷/۲)

غسل کے وقت دعا پڑھنا:

سوال: ہمبستری کے بعد غسل کرتے وقت ناپاکی دور کرنے کیلئے کیا پڑھنا چاہئے، کلمۂ دین پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

(۱) الدرالمختار مع ردالمحتار، مطلب سنن الغسل، انیس

الجواب ــــــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

کلمہ وغیرہ کچھ نہ پڑھا جائے، چپ چاپ غسل کیا جائے: ''**ویستحب أن لایتکلم بکلام معه ولو دعاء، لأنه فی مصب الأقذار**''**مراقی الفلاح**. (۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ حررہ العبد محمود عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۲/۲۱/ ۵۷ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۸۹/۵)

افعال غسل میں دعائیں:

سوال: بعض حضرات کہتے ہیں کہ غسل کے جتنے افعال ہیں، ان کے لئے الگ الگ دعائیں ہیں، اور دعاؤں کو پڑھنا ضروری ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــ

غسل و وضو میں ہر فعل سے متعلق جو دعائیں بعض کتابوں میں لکھی ہیں، یا لوگوں میں مشہور ہیں، وہ حدیث سے ثابت نہیں، اگر ان کو مسنون سمجھے بغیر پڑھ لیا جائے تو کوئی حرج بھی نہیں، فقہا نے لکھا ہے: ''غسل کرتے وقت مسنون ہے کہ پہلے غسل کی نیت دل ہی دل میں کر لے، عوام اگر زبان سے بھی یوں کہہ لیں کہ ''میں جنابت دور کرنے کے لئے غسل کی نیت کرتا ہوں'' تو بہتر ہے، پھر جب غسل کے لئے دونوں ہاتھ دھونے لگیں تو اس وقت بسم اللہ پڑھ لیں، کیونکہ وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھنے کی تاکید آئی ہے، بس اتنا کافی ہے: ''**ویسن أن یبدأ بالنیة بقلبه ویقول بلسانه ... ثم یسمی اللّٰه تعالیٰ عند غسل الیدین**''. (۲) فقط (کتاب الفتاویٰ: ۶۴/۲)

منسلک باتھ روم میں دعا:

سوال: آج کل کے ترقی یافتہ دور میں رہائشی کمرہ سے منسلک بیت الخلا بنائے جاتے ہیں، حمام میں جہاں وضو بنایا جاتا ہے، اسی کے اندرونی حصہ میں غلاظت کا ذخیرہ رہتا ہے، اس کے اوپر بیٹھ کر وضو کرتے ہوئے اور دعائیں پڑھتے ہوئے کراہت محسوس ہوتی ہے، نیز اس بیت الخلا سے منسلک کمرہ میں نمازیں پڑھنا بھی اچھا نہیں لگتا، شرعی اعتبار سے کیا ہماری نمازیں اور عبادتیں درست ہیں؟ (احمد ندیم، محبوب نگر)

الجواب ــــــــــــــــــــــــــ

اگر بیت الخلا اور غسل کے لئے الگ الگ جگہیں مخصوص ہوں، دونوں کے درمیان چھوٹی یا بڑی دیوار حائل ہو، یا

---

(۱) مراقی الفلاح، ص: ۱۰۶، آداب الاغتسال، قدیمی. الحلبی الکبیر، ص: ۵۱، سنة الغسل، سهیل أکیڈمی، لاهور. و کذافی الفتاویٰ العالمکیریة: ۱۴/۱، آداب و سنن الغسل، رشیدیة.

(۲) الفتاویٰ الهندیة: ۱۴/۱، الفصل الثانی فی سنن الغسل، کتاب الطهارة، محشی کتاب الفتاویٰ

دونوں جگہوں کی سطح میں فرق ہو، ایک کی اونچی اور ایک کی نیچی ہو، تو میرا خیال ہے کہ یہ دونوں الگ الگ جگہوں کے حکم میں ہیں اور جس حصہ میں غسل کیا جاتا ہے اور جو عام طور پر نجاست سے محفوظ رہتا ہے، اس حصہ میں دعائیں پڑھی جاسکتی ہیں، جو حصہ بیت الخلا کے لئے مخصوص ہے، اس حصہ میں دعانہیں پڑھی جاسکتی، اگر کسی جگہ کا اوپری حصہ پاک ہوتو گواندر کے حصہ میں ناپاکی ہو، اس پرنماز پڑھنایادعا کرنادرست ہے، یہاں تک کہ فقہانے لکھا ہے کہ اگر دو کپڑے تہہ بہ تہہ ہوں، آپس میں سلے ہوئے نہ ہوں اور نچلا کپڑا ناپاک ہوتو اوپر والے کپڑے پر نماز ادا کرنی درست ہے۔

"لو صلی علی ما له بطانة نجسة وهو قائم علی ما یلی موضع النجاسة من الطهارة ، عن محمد یجوز ، وعن أبی یوسفؒ لایجوز ، وقیل : أما فی غیر المضرب فیکون حکمه حکم ثوبین". (۱) فقط (کتاب الفتاویٰ: ۲/۴۳-۴۴)

غسل خانہ میں برہنہ شخص دعائیں پڑھے یانہیں:

سوال: غسل خانہ میں وضو کرتے وقت دعاؤں کا پڑھنا صحیح ہے یانہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

برہنگی کی حالت میں نہ پڑھے۔ (۲) فقط واللہ اعلم ۔ حررہ العبد محمود غفرلہ (فتاویٰ محمودیہ: جلد ۵/۸۹)

برہنہ غسل کررہا ہوتو ''بسم اللہ'' زبان سے نہ پڑھے:

سوال جیسے وضو کے شروع میں تسمیہ سنت ہے ایسے ہی غسل کے شروع میں بھی ہے۔ تو کیا جب برہنہ غسل کررہا ہو اس وقت ''بسم اللہ'' پڑھ سکتا ہے؟ عبدالحمید ممتاز آباد، ملتان۔

الجواب ــــــــــــــــ

برہنہ غسل کرنے کی صورت میں زبان سے ''بسم اللہ'' نہ پڑھے، عالمگیری میں ہے:

ولا یسمی فی حال الانکشاف ولا فی محل النجاسة، هکذا فی فتح القدیر، آهـ. (عالمگیری: ج۱ص۳) فقط واللہ أعلم

احقر محمد انور عفا اللہ عنہ، مفتی جامعہ خیر المدارس، ملتان، ۱۲/۲/۱۴۱۰ھ۔ (خیر الفتاویٰ: ۲/۷۸)

---

(۱) البحر الرائق: ۱/۲۶۸، باب شروط الصلوٰۃ، کتاب الصلوٰۃ۔

(۲) وآدابه کآدابه سوی استقبال القبلة (الدر المختار) قال ابن عابدینؒ عن الشرنبلالیة: ویستحب أن لا یتکلم بکلام مطلقاً، أما کلام الناس فلکراهیته حال الکشف، وأما الدعاء فلأنه فی مصب المستعمل ومحل الأقذار والأوحال. (ردالمحتار: ۱/۱۵۶، مطلب سنن الغسل، سعید، وکذا فی الفقه الإسلامی وأدلته: ۱/۵۳۵، المطلب الخامس، مکروهات الغسل، رشیدیة، وکذا فی مراقی الفلاح: ۱۰۶، فصل آداب الغسل، قدیمی)

برہنہ غسل کررہے ہوں تو استقبالِ قبلہ نہ کریں:

سوال　برہنہ ہوکر غسل کرنے کی صورت میں قبلہ کی طرف منہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــ

برہنہ ہوکر غسل کرنے کی صورت میں قبلہ رو ہونے سے بچیں۔(۱)

(وسننه) كسنن الوضوء سوى الترتيب و آدابه كآدابه سوى استقبال القبلة لأنه يكون غالباً مع كشف عورة ، اهـ . (درمختار)

(قوله مع كشف عورة) فلو كان متزراً فلا بأس به. اهـ.(شامی: ج۱ص۱۱۵). (۲) فقط و اللّٰه أعلم

احقر محمد انور عفا اللہ عنہ مفتی جامعہ خیر المدارس، ملتان، ۲۲/۲/۱۴۰۹ھ (خیر الفتاویٰ:۲/۸۵۔۸۶) ☆

خلوت میں برہنہ غسل کرنا جائز ہے:

سوال:　سنا ہے کہ غسل خانہ کی چھت نہ ہو تو اس کے اندر برہنہ غسل کرنا جائز نہیں، فرشتوں کو حیا آتی ہے، تو کیا صحیح ہے یا نہیں؟ اور غسل کرنا جائز ہوگا یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

غیر مسقّف غسل خانے میں بلکہ اکیلا ہو تو کھلی فضا میں بھی برہنہ غسل کرنا جائز ہے البتہ چوگرد پردہ افضل ہے

---

(۱)　ننگے جسم غسل:

غسل کے لیے بہتر طریقہ یہی ہے کہ غسل خانہ میں غسل کیا جائے اور غسل کرتے وقت مرد اپنے ستر زیر ناف تا گھٹنہ ڈھانپے رکھیں اور بوقت ضرورت اس حصہ کو کھولیں۔ اس لیے کہ ننگے جسم غسل خانہ میں بھی نہانا پسندیدہ نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ننگے ہونے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے:

"إياكم و التعرى فإن معكم من لايفارقكم إلا عند الغائط وحين يفضى الرجل إلىٰ أهله فاستحيوهم و أكرموهم".

لوگوں کی نگاہ کا بدن کے اس حصہ پر پڑنا جن کا چھپانا فرض ہے جائز نہیں۔ اس لیے ننگے بدن لوگوں کے درمیان نہانا تو جائز ہی نہیں ہے، البتہ اگر غسل خانہ یا دوسری پردہ کی جگہ میں کوئی نہائے تو اس کے لیے ننگے بدن نہانا جائز ہے لیکن خلاف اولیٰ ہے۔ (ردالمحتار:۱/۱۵۵)

البتہ اگر غسل خانہ میں ننگا نہائے تو قبلہ کی طرف اپنا رخ نہ کرے۔ (طہارت کے احکام ومسائل، ص:۲۴۰، ۲۴۱۔ انیس)

(۲)　**الدر المختار مع ردالمحتار، مطلب سنن الغسل. انیس**

☆　برہنہ ہوکر غسل کرتے وقت استقبال قبلہ:

سوال:　برہنہ ہوکر غسل کرتے وقت استقبال قبلہ احناف کے یہاں مکروہ ہے یا مباح؟

الجواب ــــــــــــــــــ

عالمگیری میں آداب الغسل کے تحت لکھا ہے: **وأن لايستقبل القبلة وقت الغسل. (عالمگیری: ۱/۱۴)**

درمختار میں ہے: **و آدابه كآدابه سوى استقبال القبلة لأنه يكون غالباً مع كشف العورة.** شامی میں ہے: **(قوله مع كشف عورة) فلو كان متزراً فلابأس به، كما فى شرح المنية و الإمداد.** (شامی:۱/۱۵۶۔ نیز البحر الرائق:۱/۵۲، پر یہی مسئلہ لکھا ہے)

خلاصہ:　ان عبارتوں سے معلوم ہوا کہ جب آدمی برہنہ ہوکر غسل کرے تو قبلہ کی طرف رخ نہ کرنا مستحب ہے، پس اس حالت میں غسل کرتے وقت احناف کے نزدیک مکروہ تنزیہی یا خلاف اولیٰ ہے۔ واللہ اعلم (فتاویٰ دارالعلوم زکریا جلد اول: ص ۵۳۳۔۵۳۴)

اوپر کی طرف پردہ کی کوئی حاجت نہیں۔

روی البخاری رحمہ اللّٰہ تعالیٰ عن أم ھانیء رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھا بنت أبی طالب تقول: ذھبت إلٰی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عام الفتح فوجدتہ یغتسل و فاطمة تسترہ، الحدیث. (۱)

وعن میمونة رضی اللّٰہ عنھا قالت: سترت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وھو یغتسل من الجنابة فغسل یدیہ، الحدیث. (۲)

وعن أبی ھریرة رضی اللّٰہ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: کانت بنوا إسرائیل یغتسلون عراةً ینظر بعضھم إلٰی بعض وکان موسیٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یغتسل وحدہ فقالوا: واللّٰہ ما منع موسیٰ أن یغتسل إلا أنہ اٰدر فذھب مرةً یغتسل فوضع ثوبہ علی الحجر ففر الحجر بثوبہ، الحدیث. (۳)

وعنہ رضی اللّٰہ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: بینا أیوب یغتسل عریاناً، الحدیث. (۴)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا بدن پر باندھنے کے بجائے کپڑے کا پردہ کرا کر اس کے پیچھے غسل فرمایا، اس سے ثابت ہوا کہ لنگی وغیرہ باندھ کر غسل کرنے کے بجائے پس پردہ غسل کرنا افضل ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۵/ جمادی الاولیٰ/ ۸۸ھ (احسن الفتاویٰ: ۲/ ۳۱۔۳۲)

کھلی جگہ میں ننگے غسل کرنا کیسا ہے:

سوال: مسلمان عورت یا مرد کے لیے ننگے ہو کر غسل کرنا کیسا ہے؟

الجواب ـــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

کھلی جگہ میں ننگا ہو کر نہانا کہ دوسروں کی نظر پڑے حرام ہے، بند جگہ میں جہاں کوئی نہ دیکھے ننگا نہانا جائز ہے، لیکن بہتر نہیں ہے۔ (۵)

محمد عثمان غنی، ۲۵/ ۸/ ۱۳۷۱ھ۔ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۲/ ۶۸)

(۱۔۲) صحیح البخاری، کتاب الغسل، باب التستر فی الغسل الخ، حدیث: ۲۸۰، ۲۸۱، ج ۱/ ۴۲، انیس

(۳۔۴) ایضاً، کتاب الغسل، باب من اغتسل عریاناً وحدہ الخ، حدیث: ۲۷۸، ۲۷۹، ج ۱/ ص ۴۲، انیس

(۵) (آداب الاغتسال ھی آداب الوضوء إلا أنہ لایستقبل القبلة) حال اغتسالہ (لأنہ یکون غالباً مع کشف العورة) ویستحب أن یغتسل بمکان لایراہ فیہ أحد لایحل لہ النظر لعورتہ لا فیما ظھورھا فی حال الغسل أو لبس الثوب. (حاشیة الطحطاوی علیٰ مراقی الفلاح: ۱۰۶، آداب الاغتسال)

(قولہ إلا لغرض صحیح) کتغوط واستنجاء، وحکی فی القنیة أقوالاً إلا فی تجردہ للاغتسال منفرداً: منھا أنہ یکرہ، ومنھا أنہ یعذر إن شاء اللّٰہ، ومنھا لابأس بہ، ومنھا یجوز فی المدة الیسیرة، ومنھا یجوز فی بیت الحمام الصغیر. (ردالمحتار: ۱/ ۴۰۴، شروط الصلوٰة، مطلب فی ستر العورة، انیس)

کذا فی فتاویٰ محمودیہ: ۵/ ۹۰۔ انیس

تنہائی میں برہنہ ہوکر غسل کرنے کا حکم:

سوال: حنفی مسلک کے لوگ ہمارے یہاں ننگے ہوکر غسل کرتے ہیں اور شیعہ لوگ آکر کہتے ہیں کہ قرآن وحدیث میں کہیں نہیں لکھا کہ غسل ننگے ہوکر کرو اور غسل کرنے کے بعد ننگے ہونے کی حالت میں وضو کرنے سے وضو نہیں ہوتا اور نہ نماز ہوتی ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

تنہائی کی جگہ میں ننگے ہوکر نہانا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور یہ حدیث شریف بخاری ومسلم شریف میں ہے۔(۱) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم ۔حررہ العبد محمود عفا اللہ عنہ، دار العلوم دیوبند، ۱۳۹۰/۶/۷ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۹۱/۵-۹۲) ☆

برہنہ غسل پھر وہیں وضو:

سوال: (الف) زید غسل خانہ میں برہنہ غسل کیا کرتا ہے اور برہنہ حالت میں غسل کرکے کپڑا بدل کر غسل کا وضو کرتا ہے، درست ہے کہ نہیں؟

سوال: (ب) جب کپڑے کیساتھ غسل کرتا ہے تو کپڑے کی ناپاکی صاف کرکے غسل کا وضو کیا کرتا ہے، غسل درست ہوگا کہ نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

(الف) غسل خانہ میں برہنہ غسل کرنا درست ہے۔(۲) اور اسی وقت وضو بھی کرلیا جائے، پھر کپڑے بدل

(۱) قال الإمام البخاری: "حدثنا عبدان ....عن میمونةرضی الله عنها قالت: سترت النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وهویغتسل من الجنابة فغسل یدیه ثم صب بیمینه علٰی شماله فغسل فرجه وما أصابه ثم مسح بیده علی الحائط أوالأرض ثم توضأ وضوء ه للصلوٰة غیر رجلیه،الحدیث.(صحیح البخاری: ۴۲/۱،باب من اغتسل عریاناً وحده،حدیث: ۲۸۱. والصحیح لمسلم: ۱۵۳/۱،باب تستر المغتسل،قدیمی)

غسل کے بعد مستقل وضو کی ضرورت نہیں۔

کان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم لایتوضأ بعد الغسل. رواه الترمذی وأبوداؤدو النسائی وابن ماجة،مشکوٰة: ۴۸. (مشکوٰة المصابیح، باب الغسل: ۴۸/۱،قدیمی،سنن النسائی: ۴۹/۱،باب ترک الوضوء بعدالغسل،قدیمی)

☆ برہنہ ہوکر غسل کرنا:

سوال: تنہائی میں برہنہ ہوکر غسل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

جائز ہے۔شرح المنیہ میں ہے: کشف العورة لا یجوز عند أحد فی الصحیح و فی خلوة قیل یأثم وقیل لا بأس به وقیل یجوز أن یتجرد للغسل تجرد زوجته للجماع، انتهیٰ. (فتاویٰ مولانا عبدالحی اردو: ص۱۸۴)

(۲) (آداب الاغتسال هی آداب الوضوء إلا أنه لایستقبل القبلة) حال اغتساله (لأنه یکون غالباً مع کشف العورة) ویستحب أن یغتسل بمکان لایراه فیه أحد لایحل له النظر لعورته لا فیما ظهورها فی حال الغسل أولبس الثوب. (حاشیة الطحطاوی علٰی مراقی الفلاح: ص۱۰۵، آداب الاغتسال،قدیمی)

کر وضو کی ضرورت نہیں۔(۱)

(ب) کپڑے پہ ناپاکی لگی ہو تو اول اس کو پاک کرلے، پھر چاہے تو اس کو باندھ کر وضو اور غسل کرلے، شبہ کی ضرورت نہیں، اور چاہے تو کپڑے کو علاحدہ کر کے پاک کرلے اور پردہ کی جگہ برہنہ وضو و غسل کر کے پھر کپڑے پہن لے۔ فقط واللہ اعلم۔ حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۲/۱۱/۸۹ھ (فتاویٰ محمودیہ: ۹۳/۵-۹۴)

بے لباس غسل کا حکم:

سوال: غسل کرتے وقت جسم پر کپڑا باندھے رکھنا مرد ہو یا عورت، کیا ضروری ہے؟ اگر بغیر کپڑے کے نہالے تو بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس گھر میں بے برکتی پیدا ہوتی ہے؟

الجواب

بہتر طریقہ یہی ہے کہ غسل کی حالت میں بھی آدمی بالکل بے لباس نہ ہو۔(۲) اور جسم کے مخصوص حصہ پر کوئی کپڑا رکھے، تاہم اگر پردہ کی جگہ میں بے لباس غسل کرلے تو گناہ نہیں۔(۳) اور اس کی وجہ سے گھر میں بے برکتی اور نحوست قرآن وحدیث سے ثابت نہیں۔ (کتاب الفتاویٰ: ۶۱/۲)

لنگی کے ساتھ غسل کرنا احوط ہے:

سوال: آج کل جب کہ غسل خانوں میں پردہ کا انتظام رہا کرتا ہے، لنگی پہن کر غسل کرنا اولیٰ ہے یا لنگی نکال کر، اور وہ غسل خانہ جس میں چھت نہ ہو اس میں ننگے ہو کر غسل کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامدًا ومصلیاً

غسل خانہ پر چھت ہو یا نہ ہو جب کسی آدمی کی نظر اندر نہیں پہنچتی تو وہاں بغیر لنگی کے بھی غسل کرنا درست ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ لنگی پہنے ہوئے غسل کرنا احوط ہے۔(۲) فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۹۲/۵-۹۳)

---

(۱) لوتوضأ أولاً، لايأتي به ثانياً، لأنه لايستحب وضوء ان للغسل اتفاقاً، أما لوتوضأ بعدالغسل واختلف المجلس علىٰ مذهبنا أوفصل بينهما بصلوٰة كقول الشافعية، فيستحب. (الدرالمختار علىٰ صدر ردالمحتار: ۱۵۸/۱، سعيد، وكذا في البحر الرائق: ۹۴/۱، سنن الغسل، رشيديه)

(۲) قال البخاري: ومن تستر فالتستر أفضل، وقال بهز عن أبيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم: "الله أحق أن يستحيٰ منه من الناس". (صحيح البخاري: ۴۲/۱، باب من اغتسل عرياناً وحده في الخلوة، كتاب الغسل)

(۳) عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: بينا أيوب يغتسل عرياناً، فخر عليه جراد من ذهب فجعل أيوب يحتثي في ثوبه فناداه ربه يا أيوب ألم أكن أغنيتك عما ترىٰ؟ قال: بلىٰ وعزتك، ولكن لا غنى بي عن بركتك. (صحيح البخاري، حديث نمبر: ۲۷۹، باب من اغتسل عرياناً وحده في الخلوة، كتاب الغسل)

(۴) (وسننه) كسنن الوضوء سوى الترتيب وآدابه كآدابه سوى استقبال القبلة لأنه يكون غالباً مع كشف عورة، قال الشامي: فلو كان متزراً فلابأس به. (الدرالمختار مع ردالمحتار: ۱۵۶/۱، مطلب سنن الغسل، سعيد، وكذا في شرح المنية: ص۵۱، سنن الغسل، سهيل اكيڈمي، لاهور)

تولیہ باندھ کر غسل یا وضو:

سوال: غسل یا وضو کرتے وقت صرف تولیہ باندھ کر یا گھٹنوں سے اوپر کپڑا باندھ کر کرلیں تو غسل یا وضو ہوگا یا نہیں؟

الجواب

یوں تو انسان کو ہر وقت ہی، ممکن حد تک ستر کی حالت میں رہنا چاہئے ،لیکن یہ حکم احتیاط اور استحباب کے طور پر ہے، دوصورتوں میں ستر واجب ہے، ایک تو نماز میں، دوسرے اس وقت جب کسی دوسرے کی نگاہ پڑتی ہو، لہذا اگر غسل یا وضو کی حالت میں کسی قدر بے ستری بھی ہوجائے اور دوسرے کی نگاہ نہ پڑتی ہو تو حرج نہیں، جہاں تک وضو یا غسل کے درست ہونے کی بات ہے تو اس کے لئے ستر واجب نہیں، لہذا جو صورت آپ نے دریافت کی ہے، اس میں وضو اور غسل درست ہوجاتا ہے۔(۱)(کتاب الفتاویٰ:۵۹/۲۔۶۰)

جانگیہ پہن کر غسل اور وضو کرنا:

یہاں پھانسی وارڈ میں بلکہ پورے جیل کے اندر ہم قیدی لوگ غسل کرنے کے لیے انڈرویئر یا چڈی پہنتے ہیں، کیا غسل ہوجائے گا، اگرچہ جنبی بھی ہو؟ اگر غسل ہوتا ہے تو وضو بھی ہوجائے گا؟

الجواب

اگر نیکر، جانگیہ پہن کر کپڑے کے نیچے پانی پہنچ جائے اور بدن کا پوشیدہ حصہ دھل جائے تو غسل صحیح ہوگا، (۲) غسل میں وضو خود ہی ہوجاتا ہے، غسل کے بعد جب تک کم از کم دو رکعت نماز نہ پڑھ لی جائے یا کوئی دوسری ایسی عبادت ادا نہ کرلی جائے جس میں وضو شرط ہے، دوبارہ وضو کرنا مکروہ ہے۔(۳)(آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد سوم:۱۰۷)

غسل فرض میں لوگوں کے سامنے غسل کرنا جائز ہے یا نہیں:

سوال: بہشتی گوہر میں لکھا ہے کہ اگر کسی پر غسل فرض ہو اور پردہ کی جگہ نہیں، تو ایسی حالت میں مرد کو مرد کے سامنے اور عورت کو عورت کے سامنے غسل کرنا واجب ہے۔زید کہتا ہے کہ لفظ واجب اصل عربی عبارت میں نہ ہوگا۔ بکر کہتا ہے کہ یہ ترجمہ بالکل درست ہے۔آپ فیصلہ فرمادیں؟

---

(۱) (وسننه) كسنن الوضوء سوى الترتيب وآدابه كآدابه سوى استقبال القبلة لأنه يكون غالباً مع كشف عورة،قال الشامي: فلو كان متزراً فلابأس به. (الدر المختار مع ردالمحتار :۱۵۶/۱،مطلب سنن الغسل،انيس)

(۲) (ويجب) أي يفرض (غسل) كل مايمكن من البدن بلاحرج مرة. (الدر المختار مع ردالمحتار : ج۱ص۱۵۲)

(۳) فإن كان في مجلس واحد كره ،(قوله فإن كان في مجلس واحد) ولم يؤد بالأول عبادة شرع التطهير لها وإلا فلايكره. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ص۲۳،كتاب الطهارة)

الجواب

یہ مسئلہ صحیح ہے، درمختار میں ایسا ہی ہے، عبارت عربی کی یہ ہے: "**عليه غسل وثمه رجال لايدعه وإن رأوه، والمرأة بين رجال أورجال ونساء تؤخره لا بين نساء**". (۱) اس کا ترجمہ اور مطلب وہی ہے جو مولانا نے لکھا ہے، زید کو جبکہ عربی عبارت کے مفہوم کے سمجھنے کی استعداد نہیں تو اعتراض نہ کرنا چاہئے۔ "**لا يدعه**" کا ترجمہ لفظی تو یہ ہے کہ وہ مرد غسل کو نہ چھوڑے مگر مطلب اس کا یہ ہے کہ غسل واجب ہے۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۱۷۰)

میدان یا دریا وتالاب میں ننگے ہوکر نہانا درست ہے، یا نہیں:

سوال: میدان میں یا ندی وتالاب پر برہنہ غسل کرنا درست ہے یا تہبند باندھ کر۔ اور تہبند گھٹنوں سے اونچا رہے یا نیچا، اور ران دیکھنے سے غسل میں کچھ خلل آتا ہے یا نہ، اور غسل کے وضو سے نماز جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

تنہا مکان میں برہنہ بھی غسل کرنا درست ہے۔ (۲) اور جہاں آدمی ہوں وہاں گھٹنوں سے نیچا تہبند باندھ کر غسل کرے۔ (۳) اور ران وغیرہ دیکھنے سے غسل میں کچھ خلل نہیں آتا اور غسل کے وضو سے نماز درست ہے۔ (۴) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۱۶۱)

---

(۱) الدر المختار على رد المحتار، أبحاث الغسل: ۱/۱۴۳۔ علامہ شامیؒ نے اس پر جو نوٹ نقل کیا ہے وہ ہر طرح قابل غور ہے۔ لکھتے ہیں: "(قوله لا يدعه وإن رأوه): عزاه في القنية إلى الوبرى. قال في شرح المنية: وهوغيرمسلم لأن ترك المنهي مقدم على فعل المأمور وللغسل خلف وهوالتيمم فلا يجوز كشف العورة لأجله عند من لا يجوز نظره إليها بخلاف الختان، وتمامه فيه". (رد المحتار، أبحاث الغسل: ۱/۱۴۳) یہ ساری بحث ننگے نہانے کے لئے ہے، لیکن اگر تہبند باندھ کر مرد کے سامنے غسل کرے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ فإن أريد بقوله وإن رأوه وبقول الآخروما ثمه سترة " رويته ما سوى العورة فلا كلام وإن أريد العورة كما قال البزازى كشف إزاره فى الحمام لغسله وعصره لايأثم لعدم إمكان تطهيره بدونه و الإثم على الناظرغيرمسلم لأن ترك المنهي مقدم الخ. (غنیۃ المستملی: ۴۹) یہاں مجیب علیہ الرحمۃ کا منشا یہ معلوم ہوتا ہے کہ ستر کے علاوہ حصہ لوگ دیکھ رہے ہوں تو تہبند باندھ کر نہانا واجب ہے، یہ منشا ہرگز نہیں ہے کہ لوگوں کے سامنے ننگا نہانا واجب ہے۔ واللہ اعلم۔ ظفیر

نوٹ: عورتوں کا غسل مردوں کی طرح ہے، البتہ عورتوں کا پورا جسم، چہرہ و ہتھیلی کے سوا پردہ میں داخل ہے اور ان کا چھپانا فرض ہے، اس لیے ان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ جسم کا کوئی حصہ ایسی جگہ کھول کر نہائیں جہاں سے دوسروں کی نگاہ ان پر پڑے۔ عورتوں کے سامنے بھی بالکل ننگے بدن نہانا جائز نہیں ہے اس لیے ان کو چاہیے کہ وہ پردہ کے ساتھ نہائیں۔ اگر غسل خانہ میں عورتیں نہائیں تو بغیر کپڑا پہنے نہا سکتی ہیں لیکن یہ پسندیدہ نہیں ہے۔ (طہارت کے احکام ومسائل) عورتوں کے لیے ایسی جگہ کپڑے میں بھی نہانا جائز نہیں، جہاں مرد ہوں، کھلی جگہ ہو، جیسے کنواں، نہر، دریا وغیرہ۔ اگر ایسی جگہوں پر وہ ہوں جہاں پردہ کی کوئی صورت نہ ہو اور بے شرمی ہوتی ہو تو ایسی صورت میں وہ مردوں کے درمیان غسل نہ کریں گرچہ غسل واجب یا فرض ہو بلکہ غسل کو مؤخر کریں اور تیمّم کرکے نماز ادا کریں۔ (ردالمحتار: ۱/۱۵۹) (طہارت کے احکام ومسائل، انیس)

(۲) وقيل يجوز أن يتجرد للغسل تجرد زوجته للجماع أيضاً إذا كان البيت صغيراً. (غنية المستملي: ۵۰)

(۳) فلا يجوز كشف العورة عند من لا يجوز نظره إليها. (غنية المستملي: ۴۹). (وهى (أى العورة) للرجل ما تحت سرته إلى ما تحت ركبته). (در مختار) فالركبة من العورة الخ لحديث عليؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "الركبة من العورة". (ردالمحتار، باب شروط الصلوٰة، مطلب فى ستر العورة: ۱/۳۷۵)

(۴) وأن يغتسل فى موضع لا يراه أحد لاحتمال بدء العورة حال الاغتسال أواللبس. (غنية المستلى: ۴۹، ظفير)

غسل کے لیے ستر کھولنے کا حکم:

سوال:۔بعض علاقوں میں لوگ بڑے بڑے تالابوں اور حوضوں میں اجتماعی طور پر غسل کرتے ہیں،اس میں ظاہر ہے کہ عضو مخصوص کے کشف پر(جس کو لوگ دیکھ سکیں)ضمیر ملامت کرتا ہے،لیکن اگر ایک شخص عضو مخصوص پر ایک کپڑا باندھ کر ایسی حالت میں غسل کرے کہ ناف کے نیچے اور گھٹنوں سے اوپر کا کچھ حصہ عام لوگوں کو نظر آئے،اس کا ازروئے شرع کیا حکم ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــ

واضح ہو کہ اگر انسان ایسی جگہ میں غسل کرے جہاں پر اکیلا ہو تو ایسی حالت میں بھی بلا ضرورت کشفِ عورت سے احتراز کرے گا ضرورت کی حد تک اس کے لئے کشفِ عورت کی رخصت ہے،لیکن جہاں آس پاس لوگ موجود ہوں تو ایسی حالت میں گھٹنوں سے لے کر ناف تک کا حصہ مرد کے لئے چھپانا فرض ہے جس کا کشف حرام ہے،ایسی حالت میں یہ ضروری ہے کہ پردہ کر کے غسل کرے،تاہم اگر ایک شخص نے اس طریقہ سے غسل کر لیا تو ارتکابِ حرام کے باوجود جب فرائضِ غسل ادا ہوئے ہوں تو فریضۂ غسل ادا ہو جاتا ہے۔

"قال إبراهيم الحلبیؒ:(وأن يغتسل فی موضع لايراه أحد)لاحتمال بدء العورة حال الاغتسال أو اللبس،ولحديث يعلیٰ بن أمية أن النبی صلی اللّٰه عليه وسلم قال:إن اللّٰه حیّ ستير،يحب الحياء والتستر،فإذا اغتسل أحدكم فليستتر،رواه أبو داؤدؒ.(كبيری،فرائض الغسل: ص۵۱)(۱)

(فتاویٰ حقانیہ جلد دوم،صفحہ:۵۲۸)

دورانِ غسل باتیں کرنے کا حکم:

سوال:۔غسل کرتے وقت باتیں کرنے کا کیا حکم ہے؟نیز اس دوران ادعیۂ مسنونہ پڑھنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا عُریانی کی حالت میں باتیں کرنا جائز ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــ

دورانِ غسل خاموش رہنا بہتر ہے،عُریانی کی حالت میں فقہا نے باتیں کرنے کو مکروہ لکھا ہے،اور ادعیۂ مسنونہ پڑھنے کے لئے یہ وقت مناسب نہیں،کیونکہ نجس مکان میں اللہ تعالیٰ کا نام لینا بے ادبی کے مترادف ہے۔

قال ابن عابدينؒ عن الشرنبلالية :ويستحب أن لايتكلم بكلام مطلقاً،أما كلام الناس فلكراهته حال الكشف وأما الدعاء فلأنه فی مصبّ المستعمل ومحل الأقذار والأوحال،

---

(۱) قال ابن عابدينؒ:قال فی شرح المنية:وهو غير مسلم،لأن ترک المنهی مقدم علیٰ فعل المأمور،وللغسل خلف وهو التيمم فلايجوز كشف العورة لأجله عند من لايجوز نظره إليها.(ردالمحتار علی الدر المختار،أبحاث الغسل: ج۱ص۱۵۵)

آ ۵.(ردالمحتار علی الدر المختار ،مطلب سنن الغسل: ج۱ص۱۵۶)(۱)(فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ ۵۲۶)

غسل خانہ اور بیت الخلا میں بات چیت کرنے کا حکم:

سوال: اغلاط العوام فی باب الاحکام میں نمبر ۸۳ پر یہ مسئلہ ہے: غسل خانہ و پاخانہ میں بات کرنے کو عوام ناجائز سمجھتے ہیں، سو اس کی کچھ اصل نہیں، البتہ بلا ضرورت باتیں نہ کرے، اور مشکوٰۃ المصابیح میں آداب خلا کی فصل ثانی میں یہ حدیث ہے:

عن أبی سعیدؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم: ''لایخرج الرجلان یضربان الغائط کاشفین عن عورتھما یتحدثان فإن اللّٰہ یمقت علیٰ ذلک''. رواہ أحمد وأبو داؤد وابن ماجة.

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کشف عورت میں بات چیت کرنے سے اللہ تعالیٰ غصہ ہوتے ہیں اور غسل خانہ بالخصوص پاخانہ میں کشف عورت لازمی ہے؟

الجواب

اس حدیث کا محمل یہ ہے کہ دونوں اس طرح برہنہ ہوں کہ ایک دوسرے کو برہنہ دیکھتے ہوں ورنہ رجلان کی کیا تخصیص تھی: ''**الرجل یضرب الغائط کاشفاً عن عورته یتحدث**'' عبارت ہوتی، **وإذ لیس فلیس**. فقط۔ ۹/ ذی قعدہ ۱۳۴۵ھ (امداد الفتاویٰ جدید جلد اول: ص۵۷۔۵۸)

غسل خانہ میں بات کرنے کا حکم:

سوال: غسل خانہ اور پائے خانہ میں بات کرنے کو عوام ناجائز سمجھتے ہیں۔ سو شرعاً اس کی کوئی اصل ہے؟

الجواب

قال ابن عابدینؒ: عبارۃ الغزنویة: ولا یتکلم فیه: أی فی الخلاء. وفی الضیاء عن بستان أبی اللیث: یکرہ الکلام فی الخلاء، وظاھرہ أنه لایختص بحال قضاء الحاجة، وذکر بعض الشافعیة أنه المعتمد عندھم، وزاد فی الإمداد: ولا یتنحنح أی إلا بعذر کما إذا خاف دخول أحد علیه. (ردالمحتار: ۳۱۸/۱). (فتاویٰ شامیة ''تنبیه'' ج۱ص۳۴۴، ایچ ایم سعید)

عبارت مرقومہ سے معلوم ہوا کہ بیت الخلا میں نہ صرف یہ کہ بوقت قضاء حاجت بات کرنا مکروہ ہے، بلکہ دوسرے حالات میں بھی درست نہیں، **کما قال الشامیؒ** ۔اسی طرح بے ضرورت کھانسنا بھی مکروہ ہے۔ واللہ اعلم، احقر محمد تقی عثانی عفی عنہ (یہ فتویٰ حضرت والا دامت برکاتہم کی تمرین افتا (درجۂ تخصص) کی کاپی سے لیا گیا ہے۔ (مرتب عفی عنہ) ۲۴/۱۱/۱۳۷۹ھ۔ الجواب صحیح: بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ۔ (فتاویٰ عثمانی: ج۱ص۳۴۴و۳۴۵)

(۱) قال الحسن بن عمارؒ: ویستحب أن لایتکلم بکلام معه ولو دعاء لأنه فی مصب الأقذار ویکرہ مع کشف العورۃ (وبعد أسطر) ویزاد فیه کراھة الدعاء. (مراقی الفلاح، آداب الاغتسال: ص۵۷، ومثله فی الھندیة: الفصل الثانی: ۱۴/۱)

دوران غسل کوئی کتاب پڑھنا:

سوال: ایک شخص غسل خانہ میں غسل کا لطف اٹھانے کے ساتھ ساتھ کوئی کتاب پڑھتا ہے، دینی یا دنیوی، اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــــــ

بہشتی زیور میں ہے: اور غسل کرتے وقت باتیں نہ کرے۔ (بہشتی زیور: ۵۶/۱)

شرح منیہ میں ہے: وأن لایسرف فی الماء (إلٰی قوله) ولایتکلم بکلام قط. (شرح منية: ص ۳۴)

قوله: ویستحب(أن لایتکلم بکلام قط)من کلام الناس أوغیرها أما کلام الناس فلما تقدم فی الوضوء وأما غیره من الذکر والدعاء فلأنه فی مصب الماء المستعمل ومحل الأوضارأی الأوساخ والأقذار. (شرح منية: ص ۵۱)

شامی میں ہے: قال الشرنبلالی: ویستحب أن لایتکلم بکلام مطلقاً، أما کلام الناس فلکراهته حال الکشف وأما الدعاء فلأنه فی مصب المستعمل ومحل الأقذار والأوحال. آه، أقول: قد عد التسمیة من سنن الغسل فیشکل علی ماذکره تأمل،واستشکل فی الحلیة عموم ذلک بما فی صحیح مسلم عن عائشة قالت: "کنت اغتسل أنا ورسول الله صلی الله علیه وسلم من إناء بینی وبینه واحد،فیبادرنی حتی أقول دع لی دع لی". وفی روایة النسائی: "یبادرنی وأبادره حتی یقول: دع لی، وأقول أنا: دع لی" ثم أجاب بحمله علٰی بیان الجوازوأن المسنون ترکه مالامصلحة فیه ظاهرة. أقول: أو المراد الکراهة حال الکشف فقط کما أفاده التعلیل السابق والظاهرمن حاله علیه الصلوٰة والسلام أنه لایغتسل بلاساتر. (شامی: ۱۵۶/۱،مطلب سنن الغسل)

مذکورہ عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ غسل کرتے وقت بات چیت کرنا خلاف اولیٰ ہے، چاہے ذکر ودعا بھی ہو مکروہ ہے، اس لیے کہ گندگی اور میل کچیل اور برہنگی کی جگہ ہے، اسی طرح دینی یا دنیوی کتاب پڑھنا بھی مکروہ ہوگا۔ واللہ اعلم

(فتاویٰ دار العلوم زکریا جلد اول: ۵۳۲-۵۳۳)

کھڑے ہوکر غسل کرنا افضل ہے یا بیٹھ کر:

سوال: غسل کرتے وقت کون سی کیفیت بہتر ہے؟ کیا بیٹھ کر غسل کرنا چاہئے یا کھڑے ہوکر بھی غسل کرنا افضل ہے؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــــــ

غسل کرتے وقت کسی خاص کیفیت کی پابندی ضروری نہیں، حالت اور موقع کو مدِّ نظر رکھ کر، ایسی کیفیت اختیار کی جائے گی، جو انسانی بدن کے لئے استر ہو، عموماً بیٹھ کر غسل کرنے سے پردہ قوی رہتا ہے، اس لئے بیٹھ کر غسل کرنا

بہتر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے بارے میں روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر غسل فرمایا ہے: لما أخرجه الإمام أبوعبد اللّٰه محمد بن إسماعيل البخاريؒ: عن أم هانئؓ تقول: ذهبت إلىٰ رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم عام الفتح فوجدته يغتسل وفاطمةؓ تستره فقال: من هذه ؟فقلت: أناأم هانئ. (الصحيح للبخارى: ج ۱ ص ۴۲، باب التستر في الغسل عندالناس)(۱)

(فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ: ۵۲۶ و ۵۲۷)

غسل بیٹھ کر کرنا اولیٰ ہے:

سوال: غسل بیٹھ کر کرنا اولیٰ ہے یا کھڑے ہوکر؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

بیٹھ کر غسل کرنا اولیٰ ہے کیونکہ اس میں پردہ زیادہ ہے۔ روایات سے مفہوم ہوتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر غسل فرماتے تھے۔ (۲) فقط، واللہ تعالیٰ اعلم۔ ۲۱ / ربیع الآخر ۱۳۹۴ھ (احسن الفتاویٰ: ۱/۳۵) ☆

(۱) وأخرجه الإمام مسلمؒ في صحيحه عن معاذةؓ قالت: قالت عائشةؓ: كنت أغتسل أنا ورسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم من إناء واحد بيني وبينه فيبادرني حتىٰ أقول: دع لي دع لي، قالت: هما جنبان (مسلم: ج ۱ ص ۱۴۸، باب غسل الرجل والمرأة من إناء واحد)

(۲) عن أم هانئؓ تقول: ذهبت إلىٰ رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم عام الفتح فوجدته يغتسل وفاطمةؓ تستره فقال: من هذه ؟ فقلت: أنا أم هانئ". (بخاری: ج۱ص۴۲، باب التستر في الغسل عندالناس) اس حدیث سے پردہ کا ثبوت ملتا ہے، بیٹھ کر غسل کرنے میں پردہ کالحاظ زیادہ رہتا ہے، ساتھ ہی اشارہ ملتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر ہی غسل فرماتے تھے۔ انیس

☆ غسل بیٹھ کر کرے یا کھڑے ہوکر:

سوال: غسل اناث وذکور کا قیاماً وقعوداً یکساں حکم ہے یا متخالف؟ حدیث سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عائشہؓ کا بیٹھ کر غسل فرمانا معلوم ہوتا ہے۔

الجواب ــــــــــــــــ

یکساں حکم ہے، یعنی جائز دونوں ہیں اور قعود باعتبار اس کے کہ استر ہے افضل ہوگا، مفسرین نے أنىٰ شئتم میں قیام وقعود سے تعمیم کی ہے۔ (یعنی جب بیوی سے صحبت بیٹھ کر اور کھڑے ہوکر دونوں طرح جائز ہے تو غسل بھی دونوں طرح بطریق اولیٰ جائز ہوگا۔) تو حالت غسل تو اس سے اہون ہے۔ (امداد الفتاویٰ جدید جلد اول: ص ۴۶)

☆ کھڑے ہوکر غسل کرنا:

سوال: مرد وعورت کے لیے کھڑے ہوکر غسل کرنا سنت ہے یا بیٹھ کر؟

الجواب ــــــــــــــــ

معتبر کتابوں میں غسل کی دوسری سنتوں کے ساتھ اس طریقہ کو کسی نے ذکر نہیں کیا کہ ان میں سے کونسا طریقہ سنت ہے اور نہ کسی ایک کے بارے میں ممانعت ہے، لہٰذا دونوں طریقے جائز ہیں۔ (فتاویٰ مولانا عبدالحئی: ص ۱۸۴)

غسل خانہ میں پیشاب کرنا:

سوال: ایک بڑی مسجد ہے اس میں بیت الخلا اور پیشاب خانہ بنا ہوا نہیں ہے، غسل خانہ پختہ ہے، نالیوں سے نالی ملی ہوئی ہے، کبھی کبھی تبلیغی جماعت کا آنا ہوتا ہے، مسافر بھی آتے ہیں اسلئے اگر وہ ان میں پیشاب کریں اور پانی بہادیں تو کیا یہ صورت جائز ہے؟ کیا اس غسل خانہ میں پیشاب کرنا شرعاً ممنوع ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

"ویکره فی محل الوضوء، لأنه یورث الوسوسة" مراقی الفلاح. لقوله علیه السلام:"لایبولنّ أحدکم فی حمام ثم یغتسل فیه أویتوضأ، فإن عامة الوسواس منه" قال ابن ملک: لأن ذلک الموضع یصیر نجساً فیقع فی قلبه وسوسة بأنه بال أصابه عنه شاش، أو کان فیه منفذ بحیث لایثبت فیه شئ من البول، ثم لایکره البول فیه". طحطاوی: ۳۰. (۱)

وضواور غسل کی جگہ پیشاب کرنا مکروہ ہے، لیکن اگر غسل خانہ میں پانی نکلنے کی نالی ہے اور پیشاب کے بعد فوراً پانی بہادیا جائے اور پیشاب کا اثر باقی نہ رہے تو مکروہ نہیں، تاہم وہاں پیشاب کرنے سے احتیاط بہتر ہے۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند (فتاویٰ محمودیہ: ۵/۹۵)

غسل و وضو میں حصۂ ستر پر نظر پڑ جائے:

سوال: غسل کرتے وقت جسم کو مَل کر نہانا پڑتا ہے اور ستر پر نظر پڑ جاتی ہے، تو کیا وضواور غسل درست ہوگا؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

انسان کو حتی المقدور بے ستری سے بچنا چاہئے اور اپنی نگاہ کو بھی اپنے حصۂ ستر سے بچانا چاہئے، لیکن اس کی وجہ سے وضو وغسل کے درست ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

---

(۱) حاشیة الطحطاوی علیٰ مراقی الفلاح : ۵۴، فصل فی الاستنجاء، قدیمی، (وکذا یکره الخ أن یبول قائماً أومضطجعاً أومجرداً... أو) یبول (فی موضع یتوضأ) هو (أو یغتسل فیه) لحدیث:"لایبولن أحدکم فی مستحمه فإن عامة الوسواس منه". (الدرالمختار: ۱/۳۴۴، فصل فی الاستنجاء، سعید، وکذا فی مجمع الأنهر: ۱/۱۰۱، باب الأنجاس، دارالکتب العلمیة، بیروت/والحدیث رواه ابوداؤد فی سننه کتاب الطهارة (۲۷) انیس)

غسل خانہ میں پیشاب کرنا مکروہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "تم میں سے کوئی ہرگز ایسا نہ کرے کہ اپنے غسل خانہ میں پیشاب کرے اور "ایسا کرکے" پھر اس میں وہ غسل یا وضو کرے کیوں کہ اکثر وسوسے اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔ (ابوداؤد، ح: ۲۷/ابن ماجہ: ۱/۶۱ حدیث ۳۰۵)

یعنی یہ بے تمیزی کی بات ہے کہ پہلے اپنے غسل خانہ میں پیشاب کرے پھر وہیں غسل یا وضو کرے۔ اس طرح پیشاب کے چھینٹوں کا پانی کے ساتھ بدن پر پڑنے کا اندیشہ رہتا ہے اور وسوسہ پیدا ہوتا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا تعلق ایسے غسل خانہ سے ہے جس میں پیشاب کرنے کی جگہ الگ سے نہ ہو یا فرش ایسا نہ ہو کہ پیشاب کرنے کے بعد نالی سے نکل جائے اور صفائی ہوجائے، تو مکروہ ہوگا ورنہ نہیں۔ (ردالمحتار: ۱/۳۴۴) وضو کرنے کی جگہ پر بھی پیشاب کرنا مکروہ ہے۔ (ابوداؤد: ۱/۵) طہارت کے احکام ومسائل: ۲۲۷-۲۲۸، انیس)

اگر غسل کے درمیان حصۂ ستر پر نگاہ پڑ جائے، تب بھی غسل ووضو درست ہو جائے گا۔(۱) فقط (کتاب الفتاویٰ:۲/۵۸)

غسل خانہ سے نکلنے کے بعد پیر دھونا:

سوال: غسل کے وقت جو وضو غسل خانہ میں کیا جاتا ہے، کیا اس سے نکلتے ہوئے پیر کا باہر آ کر دھونا ضروری ہے؟

الجواب

غسل خانہ سے باہر نکلنے کے بعد پیر کا دھونا ضروری نہیں، اس زمانہ میں چونکہ غسل خانے پختہ فرش کے بنے ہوتے ہیں اس لیے ماء مستعمل فوراً بہہ جاتا ہے بخلاف پہلے زمانے کے کہ اس وقت غسل خانے کچے ہوا کرتے تھے، اس لیے بعد میں پاؤں دھونے کا حکم تھا۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم (حبیب الفتاویٰ:۲/۲۸)

کیا ہر مباشرت کے لئے غسل لازمی ہے:

سوال: لوگوں میں مشہور ہے کہ بیوی سے ایک مرتبہ ہمبستری کے بعد دوبارہ رغبت کی بنا پر ہمبستری کرنا چاہے تو پہلے غسل ضروری ہے، اگر ناپاکی کی حالت میں دوبارہ مباشرت کرے تو اولاد نا خلف ونافرمان پیدا ہوگی، کیا شرعاً اس کا کوئی ثبوت ہے، یا نہیں؟ تفصیل سے جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب

احادیث میں وارد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سے زیادہ ازواج مطہرات سے ہم بستر ہوتے ہوئے درمیان میں غسل فرمایا ہے، اور یہ بھی ہے کہ درمیان میں غسل کئے بغیر کئی بیویوں سے ہمبستری فرمائی ہے، چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تھے کہ آپ ایک ہی غسل سے کئی بیویوں سے مباشرت کرتے تھے۔

"کان یطوف علٰی نسائه بغسل واحد". (۳)

---

(۱) ومن تستر فالتستر أفضل،عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم: اللّٰه أحق أن یستحی منه من الناس. (صحیح البخاری:۱/۴۲،باب من اغتسل عریاناً وحده فی الخلوة. انیس)

(۲) وسنته أن یبدأ المغتسل فیغسل یدیه وفرجه و یزیل النجاسة إن کانت علٰی بدنه ثم یتوضأ وضوء ه للصلوٰة إلارجلیه ثم یفیض الماء علٰی رأسه وسائرجسده ثلاثاً ثم یتنحی عن ذ لک المکان فیغسل رجلیه هکذا حکت میمونة اغتسال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم وإنما یؤخرغسل رجلیه لأنهما فی مستنقع الماء فلایفید الغسل حتی لو کان علٰی لوح لایؤخر. (الهدایة:۱/۳۰)

حدثتنی خالتی میمونة قالت : أدنیت لرسول اللّٰه صلی الله علیه وسلم غسله من الجنابة،فغسل کفیه مرتین أوثلاثاً،ثم أدخل یده فی الإناء،ثم أفرغ به علٰی فرجه،وغسله بشماله،ثم ضرب بشماله الأرض،فدلکها دلکاً شدیداً، ثم توضأ وضوء ه للصلوٰة ثم أفرغ علٰی رأسه ثلاث حفنات ملء کفه،ثم غسل سائر جسده،ثم تنحی عن مقامه ذ لک فغسل رجلیه،ثم أتیته بالمندیل فرده. (مسلم،باب صفة غسل الجنابة: ص۱۴۷،نمبر۷/۳۱۷/۲۲،بخاری،باب الغسل مرة واحدة،ص۳۹،نمبر۲۵۷۔انیس)

(۳) الجامع للترمذی:۱/۲۰۔

اور جو کام رسول اللہ صلی اللہ نے کیا، یقیناً وہ ہر قسم کی بے برکتی اور خسارہ سے خالی ہوگا، بہتر طریقہ ہے کہ درمیان میں وضو کرلے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ایسا عمل منقول ہے۔ (کتاب الفتاویٰ:۲/۶۲-۶۳)

شرمگاہ دھوئے بغیر دوبارہ وطی کرنا:

سوال: کیا ایک یا دونوں کی شرمگاہ دھوئے بغیر دوبارہ وطی کرنا جائز ہے یا نہیں؟ جب کہ علامہ شامیؒ نے کہا ہے: ''**وعندنا کذلک**'' ہمارے نزدیک بھی اسی طرح ہے۔ اس سے سمجھا جاتا ہے کہ یہ ہمارے نزدیک بھی حرام ہے جس طرح کہ مذہب شافعیؒ میں ہے، جبکہ دیگر حضرات کے یہاں یہ مکروہ ہے۔ اس میں فتویٰ کیا ہے اور ہمارے مشائخ نے اس میں کیا فرمایا ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــ

اس سوال سے سائل کا مقصد واضح نہیں، اگر وہ یہ کہنا چاہتا ہے کہ مرد جب اپنی عورت سے جماع کرلے تو کیا اس کیلئے اس کے بعد مرد کے ذکر کو دھوئے بغیر اور عورت کے اپنی شرمگاہ کو دھوئے بغیر دوبارہ جماع کرنا جائز ہے یا نہیں؟ پس شامی نے کہاں کہا ہے کہ یہ امام شافعیؒ کے نزدیک حرام ہے اور ہمارے نزدیک بھی اسی طرح ہے اور ان کے غیر نے کہاں کہا ہے کہ یہ مکروہ ہے۔ شامی وغیرہ کی عبارات، کتاب کے نام باب، صفحہ، مطبع کی تعیین کے ساتھ بالفاظہا تحریر کی جائیں۔

اگر شامی کے قول سے مراد ان کی وہ عبارت ہے جس کو انہوں نے **رد المحتار** کے **کتاب الطهارة** میں ''**مطلب فی حکم وطي المستحاضة ومن بذکره نجاسة**'' کے تحت ''تنبیہ'' کے عنوان سے ذکر کیا ہے کہ: ''بعض شافعیہ'' نے اس شخص کے جماع کی حرمت کا فتویٰ دیا ہے جس کا ذکر نجس ہو اس کے دھونے سے قبل، مگر جبکہ اس کو سلسل بول ہو مثل وطی مستحاضہ کے جریان (دم استحاضہ) کے ساتھ اور ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے نزدیک بھی اسی طرح ہے۔

پس ظاہر یہ ہے کہ ذکر کے نجس ہونے سے مراد غیر منی کے ساتھ نجس ہونا ہے، اس لئے کہ منی شافعیہ کے نزدیک طاہر ہے اور اگر شامی کی مراد علی سبیل التنزل منی سے نجس ہونا ہو- اگرچہ یہ بہت بعید ہے- تو یہ ان کی رائے اور ان کا اجتہاد ہے، جو محرم نہیں۔ محرم تو نص قطعی ہوتی ہے یا وہ جو اس کے ہم معنی ہو اور اگر شامی کے قول سے مراد کوئی دوسری عبارت ہے تو اس کو تحریر کیا جائے۔ یہ اور فقہا نے فرمایا ہے:

''اگر جنبی اپنی بیوی سے دوبارہ ملاقات کا ارادہ کرے تو مستحب یہ ہے کہ وضو کرلے پھر کوئی حرج نہیں''۔

پس ظاہر یہ ہے کہ ذکر کا دھونا بھی مستحب ہے۔

ہندیہ میں طہارۃ کے باب ثانی کے آخر میں فرمایا ہے کہ ''جنبی کے لئے وضو کرنے سے قبل سونے اور دوبارہ ملاقات کرنے میں کوئی حرج نہیں اور اگر وضو کرلے تو بہتر ہے''۔

(ولابأس للجنب أن ينام ويعاود أهله قبل أن يتوضأ وإن توضأ فحسن. (الفتاویٰ الهندية:۱/۱۶)

قنیہ: صفحہ ۵۴۔ میں اسی طرح اور خلاصہ: صفحہ ۴۷۔ میں بھی اسی طرح ہے۔ اور اوجز میں فرمایا ہے کہ:

''میں کہتا ہوں کہ ان کی (فقہا کی) عبارات کا مقتضی یہ ہے کہ نائم کیلئے وضوآکل کی وضو سے زیادہ مؤکد ہے، بلکہ ان میں سے بعض مثل باجی وطحاوی وغیرہم کا کلام اکل میں عدم استحباب کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پس ظاہر یہ ہے کہ اکل کے بالمقابل نوم میں زیادہ تاکید ہے''۔

الشیخ ابن تیمیہؒ نے ملتقی الاخبار میں ''**استحباب الوضوء لمن أراد النوم** '' باب قائم کیا ہے پھر اس کے بعد ''**باب تأكيد ذلك للجنب واستحباب الوضوء لأجل النوم والشرب والمعاودة** '' قائم کیا ہے اور یہ اس میں نص ہے کہ نوم کیلئے وضو ان تینوں کے مقابلہ میں زیادہ مؤکد ہے''۔

اور بدائع میں فرمایا ہے:

''جنبی کیلئے سونے اور بیوی سے دوبارہ ملاقات کرنے میں کوئی حرج نہیں، حضرت عمرؓ کی روایت کی بناپر کہ ''انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی جنبی ہونے کی حالت میں سوسکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں اور نماز کے وضو جیسا وضو کرلے''۔

اور اس کو وضو سے قبل بھی سونا جائز ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا گیا ہے کہ ''انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنبی ہونے کی حالت میں پانی چھوئے بغیر سوجاتے تھے الخ''۔

ولا بأس للجنب أن ينام ويعاود أهله لما ورد عن عمر رضى الله عنه أنه قال: يارسول الله! أينام أحدنا وهو جنب قال: نعم ويتوضأ وضوءه للصلوٰة.

وله أن ينام قبل أن يتوضأ وضوءه للصلوٰة لماروى عن عائشة رضى الله عنها أنها قالت: كان النبى صلى الله عليه وسلم ينام وهو جنب من غير أن يمس ماءً. (بدائع الصنائع: ۱/۱۵۱، أحكام الجنابة)

''پانی کو چھوئے بغیر'' کے لفظ سے معلوم ہوگیا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوگئے پانی چھوئے بغیر، نہ وضو کے لئے چھوا، نہ اس کے غیر کیلئے۔

اوجز المسالک: صفحہ ۱۲۳ میں ہے:

''یحییٰؒ نے بیان کیا کہ امام مالکؒ سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں جس کیلئے کئی بیویاں اور باندیاں ہیں، آیا وہ سب سے وطی کرسکتا ہے غسل کرنے سے قبل؟ فرمایا کچھ حرج نہیں، یعنی بالاتفاق جائز ہے کہ کوئی شخص اپنی باندی یا باندیوں سے ملاقات کرے غسل کرنے سے قبل، مگر وضو کرلینا مستحب ہے اور اس کا اقل درجہ شرمگاہ کا دھولینا ہے دوبارہ ملاقات کرنے کیلئے باوجودیکہ یہ زیادتی نشاط کا بھی باعث ہے جیسا کہ وارد ہوا ہے''۔

قال يحیٰ: سئل الإمام مالك رحمه الله عن رجل له نسوة زوجات وجوار جمع جارية أى إماء هل يطأهن جميعاً قبل أن يغتسل؟ فقال: لابأس أى يجوز بالاتفاق بأن يصيب الرجل جاريته

أوجواريه قبل أن يغتسل إلا أنه يستحب الوضوء وأقله غسل الفرج للمعاودة مع أنه أنشط كماورد. فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم (فتاویٰ محمودیہ: ۱۱۸/۵)

بغیر غسل کئے دوسری بار جماع کرنا:

سوال: ایک دفعہ جماع کرنے کے بعد بغیر وضو یا غسل کئے دوسری دفعہ جماع کرنا کیسا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

جائز ہے مگر غسل یا وضو یا استنجا کرلینا افضل اور مستحب ہے۔قال فی شرح التنویر: ویکره معاودة أهله قبل اغتساله إلا إذا احتلم لم يأت أهله، قال الحلبي: ظاهر الأحاديث إنما يفيد الندب لا نفي الجواز المفاد من كلامه. (ردالمحتار: ۱۶۳/۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم (احسن الفتاویٰ: ۳۵/۲)

ایک ہی شب میں دوبارہ ہمبستری سے پہلے اگر غسل نہ کرے تو کیا حکم ہے:

سوال: عورت کے ساتھ ہمبستری کرنے کے بعد دوبارہ اگر ہمبستری کی ہو تو دوبارہ غسل کرنا ضروری ہے یا اسی حالت میں ہم بستری کرسکتے ہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــ

دوبارہ ہمبستری کا ارادہ ہو تو پہلے غسل یا وضو کرلینا مستحب ہے، لیکن اگر نہ کرے تو کوئی گناہ بھی نہیں۔ (۱) واللہ اعلم

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ، ۲۲/۱/۷ ۱۳۹ھ (فتویٰ نمبر ۱۵۶/۲۸، الف) (فتاویٰ عثمانی: ۳۶۴/۱)

جماع کے فوراً بعد غسل ضروری نہیں:

سوال: بعض حضرات بعداز جماع فوراً غسل کا حکم دیتے ہیں جس میں احتمال بیماری کا ہے، کیا شرعی حکم ایسا ہی ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــ

یہ بہتر ہے لیکن اگر کچھ تاخیر کرے تو کچھ حرج اور گناہ نہیں ہے۔ (۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱۶۲/۱)

جنابت کا غسل فوراً کرنا ضروری نہیں:

سوال: عوام میں یہ بات بہت زیادہ مشہور ہے کہ بیوی سے جماع کے فوراً بعد غسل کرنا ضروری ہے ورنہ گناہ

---

(۱) وفي مشكاة المصابيح: ۴۹/۱، طبع قدیمی کتب خانہ، عن أبي سعيد الخدري ؓ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا أتى أحدكم أهله ثم أراد أن يعود فليتوضأ بينهما وضوءً. (رواه مسلم)

(۲) عن ابن عمر ؓ قال: ذكر عمر بن الخطاب ؓ لرسول الله صلى الله عليه وسلم أنه تصيبه الجنابة من الليل فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ واغسل ذكرك ثم نم، متفق عليه. (مشكوة باب مخالطة الجنب وما يباح له: ۴۹۔ظفیر)

ہوتا ہے، کیا واقعی یہ بات درست ہے؟

الجواب

جماع کرنے کے بعد اگرچہ غسل کرنا واجب ہو جاتا ہے مگر یہ وجوب علی الفور نہیں، بلکہ جب موقع ملے تو غسلِ جنابت کرلیا جائے، اگرچہ اولیٰ اور بہتر یہی ہے کہ فوراً غسل کرلیا جائے۔

''عن ابن عمرؓ قال: ذکر عمرؓ بن الخطاب لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم: أنه تصیبه الجنابة من اللیل، فقال له رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم: توضأ واغسل ذکرک ثم نم'' متفق علیه، (مشکوٰۃ: ج۱ص۴۹، باب مخالطة الجنب) (۱) (فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ ۵۳۶)

غسلِ فرض میں تاخیر کرسکتے ہیں یا نہیں:

سوال　اگر غسل فرض ہو جائے تو فوراً غسل کرنا ضروری ہے یا کچھ تاخیر بھی کرسکتے ہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

اصل تو یہی ہے کہ جس قدر جلد طہارت حاصل کرلی جائے بہتر ہے، معہذا اگر نماز کے وقت تک تاخیر ہو جائے تو گناہ نہ ہوگا۔

الجنب إذا أخر الاغتسال إلیٰ وقت الصلوٰۃ لا یأثم، کذا فی المحیط. (عالمگیری: ج۱ص۹) فقط واللہ اعلم۔

محمد انور عفا اللہ عنہ مفتی جامعہ خیر المدارس، ملتان (خیر الفتاویٰ: ۸۲/۲)

رمضان میں فجر سے پہلے غسل نہ کرسکے تو کتنی تاخیر کرسکتا ہے:

سوال: اگر کوئی شخص رمضان المبارک کے مہینہ میں افطار کے بعد اور سحری کرنے سے پہلے کسی وقت اپنی بیوی سے صحبت کرے تو کیا وہ شخص ناپاکی کی حالت میں سحری کرسکتا ہے یا نہیں؟ کیا اس پر فجر سے پہلے غسل کرلینا فرض ہے؟ اگر وہ شخص فجر سے پہلے غسل نہیں کرنا چاہتا ہے۔ ٹھنڈک کی وجہ سے یا شرم کی وجہ سے کہ گھر میں لوگ کیا سوچیں گے تو وہ غسل کرنے میں کتنی تاخیر کرسکتا ہے؟

---

(۱)　**عن عائشةؓ قالت: کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم إذا کان جنباً فأراد أن یأکل أو ینام توضأ وضوءہ للصلوٰۃ '' متفق علیه. (مشکوٰۃ المصابیح: ج۱ص۴۹، باب مخالطة الجنب وما یباح له) ومثله فی الفقه الإسلامی وأدلته: ج۱ص۳۸۲، المطلب الخامس، مکروهات الغسل)**

هوالمصوب

(۱) مذکورہ صورت میں سحری کرسکتا ہے۔(۱)

(۲) مستحب ہے، فرض نہیں ہے۔

(۳) نماز فجر سے قبل غسل کرلے، کیونکہ نماز کی وجہ سے غسل واجب ہوگا۔معمولی سردی جس میں بیماری کا خوف نہ ہو وہ عذر نہیں تسلیم کیا جائے گا۔

تحریر: محمد مستقیم ندوی، تصویب: ناصر علی ندوی (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۲۴۵/۱ و ۲۴۶)

فجر سے پہلے غسل کرنا ضروری ہے:

سوال: زید کا کہنا ہے کہ بیوی سے صحبت کرنے کے بعد فجر کی نماز قضا ہونے کا خدشہ ہو تو بغیر غسل نماز ادا کرسکتے ہیں؟

هوالمصوب

غسل کرنے کے بعد نماز فجر پڑھے۔(۲)

تحریر: ناصر علی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۲۴۵/۱)

شب عرفہ میں غسل کا حکم:

سوال: غسل بشب عرفہ، غایۃ الاوطار میں مستحب لکھا ہے، پس یہ حکم منیٰ میں حاجیوں کو ہے یا ہر کس کو؟

الجواب

فی الدر المختار: وعرفة أی فی لیلتها، تتارخانية، وقهستانی، وظاهر الإطلاق شموله للحاج وغيره. (۱۷۵/۱)(۳)

اس سے معلوم ہوا کہ ہر کس کے لئے ہے۔فقط۔۱۵/ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ (امداد الفتاویٰ جدید، جلد اول: ص ۵۳)

(۱) عن عائشةؓ قالت: إن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم کان إذا أراد أن ینام وهو جنب توضأ وضوء ه للصلاة. (سنن أبو داؤد، کتاب الطهارة، باب الجنب یأکل، حدیث نمبر: ۲۲۲)

وإن أراد أن یأکل أویشرب فینبغی أن یتمضمض ویغسل یدیه ثم یأکل ویشرب لأن الجنابة حلت الفم. (بدائع الصنائع: ۱۵۱/۱)

(۲) یا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لاَ تَقْرَبُوا الصَّلاَةَ .....وَلاَ جُنُباً اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ حَتّٰی تَغْتَسِلُوْا. (سورة نساء: ۴۳)

(۳)۔ا۔ عن جده الفاکه بن سعد، وکانت له صحبة أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم کان یغتسل یوم الفطر، و یوم النحر، ویوم عرفة، وکان الفاکه یأمر أهله بالغسل فی هٰذه الأیام. (ابن ماجة، باب ماجاء فی الاغتسال فی العیدین، ص ۱۸۶، نمبر ۱۳۱۶)

==

روزانہ غسل کرنا:

سوال: روزانہ غسل کرنا فرض کے علاوہ جو عادۃً ہے کیسا ہے؟ کیا ثواب ہے اور ضروری ہے؟ بعض لوگ ضروری کی طرح کرتے ہیں، یہاں تک کہ اذان سن کر نماز جماعت ترک کر دیتے ہیں۔

==۲۔ عن إبراهيم قال: امض إلى عرفات فإذا كان عند زوال الشمس فاغتسل إن وجدت ماءً وإلا فتوضأ. (مصنف ابن أبي شيبة ،باب ما ذكر في الغسل يوم عرفة في الحج، ج ثالث، ص۴۰۴، نمبر ۱۵۵۵۸)

جمعہ کے علاوہ جو دیگر مسنون غسل ہے، وہ ہیں عیدین، احرام اور عرفہ کا غسل، اس کے علاوہ جن امور کے لیے غسل مستحب ہے، وہ یہ ہیں:

۱۔ شب برات میں۔
۲۔ شب قدر میں جب اس کا علم ہو جائے۔
۳۔ عرفہ کی رات میں۔
۴۔ مکہ میں داخل ہونے کے لیے۔
۵۔ مدینہ میں داخلہ کے لیے۔
۶۔ مزدلفہ میں وقوف کے وقت یوم نحر کی صبح۔
۷۔ جمرۃ العقبی کے لیے منیٰ میں داخل ہوتے وقت۔
۸۔ رمی جمار کے لیے۔
۹۔)میت کو غسل دینے والے کے لیے۔
۱۰۔ مجنون کے لئے جنون سے شفا کے بعد۔
۱۱۔ مدہوش کی مدہوشی ختم ہونے کے بعد۔
۱۲۔ نشہ آور شخص کے لیے جب اس کا نشہ ختم ہو جائے۔
۱۳۔ پچھنہ لگوانے کے بعد۔
۱۴۔ صلوٰۃ کسوف کے لیے۔
۱۵۔ صلوٰۃ خسوف کے لیے۔
۱۶۔ استسقا کی نماز کے لیے۔
۱۷۔ خوف وفزع کی نماز کے لیے۔
۱۸۔ سخت آندھی آئے اس وقت کی نماز کے لیے۔
۱۹۔ مجمع عام میں جانے کے لیے۔
۲۰۔ نیا کپڑا پہننے کے لیے۔ ==

ھو المصوب

غیر ضروری کو ضروری سمجھ کر کرنا نہیں چاہئے، اگر نماز بھی ترک ہو جائے تو مزید قباحت ہوگی۔ البتہ اگر نماز میں خلل نہ پڑے اور ایک شخص تازگی کی خاطر روزانہ غسل کرے تو درست ہے۔(۱)

تحریر: محمد طارق ندوی، تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء:۱/۲۳۵)

×××

== ۲۱۔ گناہ سے توبہ کرنے کے لیے۔

۲۲۔ سفر سے واپسی پر۔

۲۳۔ مستحاضہ کے لیے خون بند ہونے کے بعد۔

۲۴۔ ایسے جنبی کے لیے جو دوبارہ اپنی بیوی سے ملنا چاہے۔

۲۵۔ ایسے شخص کے لیے جو قتل کیا جانے والا ہو۔

۲۶۔ ایسے شخص کے لیے جو طاہر ہونے کی حالت میں اسلام قبول کرے۔

۲۷۔ اگر کبھی دن میں سخت اندھیرا چھا جائے تب۔

۲۸۔ ایسا لڑکا جو بلوغ کی عمر کو پہنچ جائے اور کوئی علامت بلوغ ظاہر نہ ہو۔ (ردالمحتار:۱/۱۶۸)

۲۹۔ جس کے بدن کے حصہ پر ناپاکی لگی ہو اور یہ معلوم نہ ہو سکے یا بھول جائے کہ ناپاکی کہاں لگی ہے۔ ان تمام مواقع پر بہ نیت طہارت غسل کرنا چاہیے تاکہ ثواب ملے، اور ان کے علاوہ پھر اگر کوئی طہارت وصفائی اور رضائے الٰہی کی نیت سے غسل کرے گا تو انشاء اللہ اسے ثواب ملے گا۔ (یہ تمام مسائل ردالمحتار:۱/۱۷۰، سے منقول ہیں) (طہارت کے احکام ومسائل:۲۳۶۔۲۳۸، انیس)

(۱) وتنظيف بدنه بالاغتسال في كل أسبوع مرة و الأفضل يوم الجمعة و كره تركه وراء الأربعين. (الدر المختار مع ردالمحتار:۱/۵۸۳)